خطبہ جمعہ

بعنوان

سیدنا عیسیٰ کا تعارف، عیسائیت کی تعلیمات اور کرسمس کا رد

سلسلة منبر الحكمة

392

بتاریخ: 22 دسمبر 2023ء
بمطابق: ۰۸ جمادی الثانیة ، ١٤٤٥ هج

به اهتمام

الحكمة انٹرنیشنل

E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ......قرآن کریم میں سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دس صفات
② ......سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، مختلف آراء اور اسلامی تعلیمات
③ ......عیسائیت کی تعلیمات اور اسلام
④ ......عیسائیت میں عقیدہ تثلیث اور اسلام
⑤ ......کرسمس ڈے کی حقیقت
⑥ ......کرسمس ڈے اور سلف صالحین کے اقوال

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ * بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ﴾

[النساء:171]

﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾ [النسآء:157]

﴿قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ [مريم:20]

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النسآء:144]

تمھید

مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش، ماں کی گود میں گفتگو کرنا، مردوں کو زندہ کرنا اور زندہ آسمان پر اٹھایا جانا، پھر قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لانا اور شریعت محمدی کے مطابق قانون الٰہی اور عدل کے نظام کو قائم کرنا۔ ان تمام معجزات میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں بن گئے، بلکہ یہ تمام خرق عادت کام اللہ تعالیٰ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قدرت اور مشیت سے ہوئے اور ان کا رونما ہونا ممکن ہے۔

25 دسمبر مسیح کا یومِ ولادت نہیں، بلکہ اس دن کو دنیوی مفادات ومقاصد کی بنا پر ''یوم پیدائش'' بنا دیا گیا۔ اس کو ایک مقدس تہوار سے بدل دیا گیا تاکہ لوگوں کا رجحان مذہب کی طرف ہو جائے مگر کس کو معلوم تھا کہ یہ مقدس تہوار خطرناک صورت اختیار کر جائے گا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش نہ تو انجیل سے ثابت ہے اور نہ ہی کسی اور مستند ذریعہ سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ ویسے بھی ابتدائی تین صدیوں تک میلادِ مسیح کو منانا، مشرکانہ اور بت پرستانہ فعل سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے یہ ایک خود ساختہ رسم ہے اور بعد ازاں مختلف کلیساؤں کی طرف سے اس کی روک تھام کے لیے متعدد احکامات بھی جاری کیے گئے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت بت پرستی اور بدعات سے پاک ہے، کرسمس ڈے یا دیگر خرافات کا اُن کی زندگیوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، بلکہ تمام رسومات وبدعات بعد والوں کی پیدا کردہ ہیں۔

قرآن کریم میں سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دس صفات

کتاب وسنت میں سیدنا مسیح کا تعارف کچھ اس طرح کروایا گیا ہے:

بنی اسرائیل کی طرف آخری رسول، عبداللہ، کلمۃ اللہ، روح اللہ، اولوالعزم رسولوں میں سے ایک، آخری نبی ورسول کی بشارت دینے والے اور پہلی آسمانی کتابوں اور انبیاء کی تصدیق کرنے والے تھے۔

①...... **کلمۃ اللہ :** جناب مسیح علیہ السلام کے حوالے سے آنے والے اس لفظ کے ازروئے قرآن دو مطلب ہو سکتے ہیں اور دونوں ہی عیسائیوں کو مفید نہیں۔

1...... وہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کُن سے پیدا شدہ تھے، اور یہ نسبت تشریفی ہے۔

2...... کلمةُ اللّٰہ سے مراد لفظ کُن ہے جو سیدنا عیسیٰ کی تخلیق کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ﴾ [النسآء:171]

②...... دنیا وآخرت میں معزز، سربلند اور شان وشوکت ہونے والے۔

جیسے قرآنِ کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ﴾ [ال عمران:45]

''دنیا اور آخرت میں بہت مرتبے والا۔''

③...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دنیا وآخرت میں ربِّ کریم کے مُقَرَّب بندوں میں شامل ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ [ال عمران:45]

''اور مقرب لوگوں سے ہوگا۔''

④......بغیر باپ کے پیدا ہونے والے:

اس سلسلے میں سب سے بڑی آیت سورۃ مریم کی ہے، جس میں سیدہ مریم علیہا السلام کی پاکیزہ یوں بیان کی گئی ہے:

﴿وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ [مریم:20]

''جب کہ مجھے نہ کسی بشر نے چھوا ہے اور نہ میں کبھی بدکار تھی۔''

⑤......مسیح اللہ کی صفت: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو چھو کر زندہ اور بیماروں کو چھو کر شفایاب کر دیتے تھے، اس لیے انھیں مسیح اللہ کہا جاتا ہے۔قرآنِ کریم میں ارشادِ ربانی ہے:﴿اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾ [ال عمران:45]

''اُس کا نام مسیح (چھونے والا) یعنی عیسیٰ ابن مریم ہے۔''

⑥......مَهْد یعنی ماں کی گود میں کلام کرنے والے: یہ معجزہ بھی جناب عیسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوا، جو ان کے سچے نبی کی دلیل اور مخالفین کے لیے لاجواب ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ [ال عمران:46]

''اور لوگوں سے گہوارے میں بات کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور نیک لوگوں سے ہوگا۔''

⑦......برکت والے: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں جو گفتگو کی، اُس میں یہ بات بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کے لیے بہت خیر و برکت اور نفع پہنچانے والا بنایا ہے۔

﴿وَ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ﴾ [مریم:31]

''اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں۔''

⑧......عبدُ الله، یعنی اللہ تعالیٰ کے بندے: عبدیت کے لفظ میں بشر کی معراج اور کمال ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ﴾ [النسآء:172]

''مسیح ہرگز اس سے عار نہ رکھے گا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو۔''

⑨......نماز و زکوٰۃ ادا کرنے والے:

نماز، زکاۃ اور شریعت کے دوسرے احکام موت تک کسی کو معاف نہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری دم تک عبادت کا حکم ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ [الحجر:99]

''اور اپنے رب کی عبادت کر، یہاں تک کہ تیرے پاس یقین آ جائے۔''

اور اپنے رب کی عبادت کر، یہاں تک کہ تیرے پاس یقین (موت) آ جائے۔سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توحید کی تاکید کے بعد نماز کا حکم ہوا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے اور اپنی اولاد کے لیے نماز کا پابند رہنے کی دعا کی۔ جب اولوالعزم پیغمبروں کو کسی صورت نماز معاف نہیں ہوئی تو بعض نام نہاد صوفیوں کو کیسے معاف ہوگئی اور پیغمبروں کو صرف دل کی نماز کافی نہیں ہوئی تو انھیں کیسے کافی ہوگئی؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بچپن میں بنی اسرائیل کے سامنے نماز اور زکوۃ کا خصوصی ذکر کیا۔

﴿وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا﴾ [31]

''اور مجھے نماز اور زکوۃ کی وصیت کی، جب تک میں زندہ رہوں۔''

⑩...... والدہ سے اچھا سلوک کرنے والے:

یہ آیت کریمہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کوئی نہ تھا، اور اسی کی ایک صریح دلیل یہ ہے کہ قرآن میں ہر جگہ ان کو عیسیٰ ابن مریم کہا گیا ہے۔

﴿وَ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا﴾ [32]

''اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سرکش، بدبخت نہیں بنایا۔''

......سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا معجزہ ہے، خلاف عقل نہیں:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عظیم معجزات کے ساتھ تائید فرمائی، جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت، اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان پکا ہوتا ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا۔ کوڑھ اور برص کے مریض اور مادرزاد اندھے کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست کر دیتے، مردے کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتے اور لوگوں کو جو کچھ وہ کھاتے اور اپنے گھروں میں جو ذخیرہ کرتے اس کی خبر دیتے تھے، تو وہ یہودی جن کی طرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر مبعوث کیا گیا تھا، لیکن وہ عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی پر اتر آئے اور لوگوں کو ان سے ورغلنے، اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور ان والدہ پر فحاشی کا الزام اور بہتان لگا دیا۔

اس سلسلے میں قرآن مجید کا بیانیہ بالکل واضح ہے:

﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا﴾ [النسآء:157]

''اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ بلاشبہ ہم نے ہی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، جو اللہ کا رسول تھا، حالانکہ نہ انھوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی پر چڑھایا اور لیکن ان کے لیے اس (مسیح) کا شبیہ بنا دیا گیا اور بے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شک وہ لوگ جنھوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، یقیناً اس کے متعلق بڑے شک میں ہیں، انھیں اس کے متعلق گمان کی پیروی کے سوا کچھ علم نہیں اور انھوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔''

سیدنا عیسیٰ عَلَيهِ السَّلَام کی پیدائش، مختلف آراء اور اسلامی تعلیمات

قرآن مجید اور سنت رسول کی حقانیت کا ایک واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کی پاک دامنی کو تاریخی طور پر بیان کرنے والا یہی قرآن ہے۔ عیسائیت کی مسخ شدہ مذہبی کتابوں میں سیدہ مریم علیہا السلام کو یوسف نجار نامی شخص کے ساتھ بدنام کیا جاتا ہے، کہ نعوذ باللہ وہ اس شخص کے ساتھ بدنام ہوئیں، حمل ٹھہرا، پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، جب کہ قرآن مجید اس سلسلے میں دوٹوک موقف بیان کیا ہے:

﴿فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ [مریم:17]

''پھر اس نے ان کی طرف سے ایک پردہ بنالیا تو ہم نے اس کی طرف اپنا خاص فرشتہ بھیجا تو اس نے اس کے لیے ایک پورے انسان کی شکل اختیار کی۔''

......سیدنا عیسیٰ کی پیدائش کے متعلق نظریات:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں اور جو لوگ ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم علیہا السلام کو مشکوک نظروں سے دیکھتے، اُن پر الزام اور بہتان لگاتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ان کی والدہ پاک دامن، صدیقہ اور راست باز ہیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی خرق عادت پیدائش کے بارے میں تین مختلف الرائے گروہ پائے جاتے ہیں:

① ...... پہلا فریق یہود کا ہے، جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ایسی واضح نشانیاں دیکھنے کے باوجود انھیں ولدالحرام کہتے ہیں۔ سیدہ مریم علیہا السلام پر زنا کی تہمت لگائی اور ان کے ساتھ سیدنا زکریا علیہ السلام کو ملوث کیا۔ پھر بالآخر اسی بدظنی پر انھیں قتل کردیا۔

② ...... دوسرا گروہ نصاریٰ کا ہے، جن کا کہنا ہے کہ سیدہ مریم علیہا السلام کی منگنی ان کے چچا زاد بھائی یوسف نجار سے ہوئی تھی۔ مگر ابھی نکاح نہیں ہوا تھا کہ انہیں اللہ کی قدرت سے سیدنا عیسیٰ کا حمل ٹھہر گیا۔ جب یوسف کو اس صورت حال کا علم ہوا تو اس نے یہ منگنی توڑ دینا چاہی، مگر خواب میں اسے ایک فرشتہ ملا جس نے بتلایا کہ مریم پاک باز عورت اور ہر طرح کے الزامات سے بری ہے۔ اسے حمل اللہ کی قدرت سے ہوا ہے۔

لہٰذا تم ایسی پاک باز اور پاکیزہ سیرت عورت کو ہرگز نہ چھوڑنا چنانچہ یوسف نجار نے اپنی رائے بدل دی۔ پھر اس کے بعد اس نے یوسف سے شادی کی اور اولاد بھی ہوئی۔ یہ فریق اپنے بیان کے مطابق مختلف اناجیل سے حوالے بھی پیش کرتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

③......تیسرا گروہ منکرین معجزات کا ہے، جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ پیدائش کے قائل نہیں، لیکن وہ تاویل ایسی پیش کرتے ہیں جس کا ثبوت نہ کتاب وسنت سے مل سکتا ہے نہ اناجیل سے اور نہ کسی دوسری کتاب سے۔

وہ تاویل یہ ہے کہ سیدہ مریم علیہا السلام کی یوسف نجار سے منگنی نہیں، بلکہ نکاح ہو چکا تھا۔ مگر ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ یوسف سیدہ مریم کے پاس یا مریم یوسف کے پاس گئی۔ اوران کے باہمی ملاپ سے حمل ٹھہرا۔ (نعوذ باالله)

یہ ایسا بیان ہے جو سیدہ مریم علیہا السلام کی اس قرآنی صراحت کے صریحاً خلاف ہے:

﴿قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ [مريم:20]

''اس نے کہا میرے لیے لڑکا کیسے ہوگا، جب کہ مجھے نہ کسی بشر نے چھوا ہے اور نہ میں کبھی بدکار تھی۔''

رہی یہ بات کہ اگر معاملہ یہی تھا تو یہود نے سیدہ مریم علیہا السلام کو لعن طعن کس بات پر کی تھی؟ تو اس کا جواب وہ یہ دیتے ہیں کہ یہود میں رخصتی سے پہلے میاں بیوی کی مباشرت شدید جرم سمجھا جاتا تھا، خواہ نکاح ہو چکا ہو، اور اسی جرم کی بنا پر یہود نے لعن طعن کی تھی۔

حالانکہ یہ بات بھی قرآنی تصریحات کے بالکل برعکس ہے۔ نیز ان کے نظریہ کو بھی کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو قرآن سے رہنمائی حاصل کرنے کے بجائے قرآن میں اپنے نظریات کو بہ تکلف داخل کرنا چاہتے ہیں، خواہ اس سے قرآن کی کتنی ہی آیات کا انکار لازم آتا ہو۔

تفسیر تیسیر القرآن، عبد الرحمن کیلانی: دیکھئیے سورۃ مریم کی تفسیر۔

عیسائیت کی تعلیمات اور اسلام

......نجاشی کے دربار مسلمانوں کے خلاف سفیران قریش:

دربار نجاشی سے نکلنے کے بعد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ (کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں کل ضرور نجاشی کے پاس جاؤں گا اور اس کے سامنے ان (مسلمانوں) کا ایک ایسا عیب نکالوں گا جس سے میں ان کی جڑیں اکھیڑ کر رکھ دوں گا۔ عبداللہ بن ابی ربیعہ، عمرو بن عاص کی نسبت زیادہ محتاط تھے۔ انھوں نے عمرو بن عاص سے کہا:

ایسا نہ کرو۔ کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں نے ہماری مخالفت کی ہے، لیکن ہیں تو یہ ہمارے ہی رشتہ دار۔ عمرو بن عاص نے ان کی کوئی بات نہ مانی، اپنی بات پر اڑے رہے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نجاشی کو اس بات سے ضرور آگاہ کروں گا کہ یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔

اگلے دن عمرو بن عاص یا دوبارہ نجاشی کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے بادشاہ! یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے متعلق بہت بڑی بات کہتے ہیں، آپ انھیں قاصد بھیج کر بلوایئے اور ان سے وہ بات پوچھیے جو وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بارے کہتے ہیں۔

......نجاشی کے سامنے سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے عیسائیت کا تعارف کروایا:

نجاشی نے یہ بات سنی تو مسلمانوں کو بلا بھیجا کہ وہ اُن سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے کچھ سوالات دریافت کرنا چاہتا تھا، مسلمانوں پر اس سے پہلے آیا کڑا مرحلہ نہیں آیا تھا، وہ سب اکٹھے ہوکر باہم مشورہ کرنے لگے۔ انھوں نے ایک دوسرے سے پوچھا: نجاشی تم سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ وہ کہنے لگے:

اللہ کی قسم! ہم ان کے بار میں وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو ہماری نبی ﷺ ہمارے پاس لے کر آئے ہیں، چاہے اس کا نتیجہ کچھ بھی نکلے۔ یہ عزم کر کے مہاجرین نجاشی کے دربار میں پہنچ گئے۔ نجاشی نے ان سے پوچھا تم لوگ عیسی ابن مریم علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہو؟

اس بار بھی سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہی نے مسلمانوں کی ترجمانی کی۔ انھوں نے جواب دیا۔

تَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِيُّنَا: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَ رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبَتُولِ

”ہم ان کے بارے میں وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ لائے ہیں کہ خدا کے بندہ اور اس کا رسول، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اُس نے کنواری پاک دامن مریم کی طرف القاء کیا تھا۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سن کر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور ایک تنکا اٹھا کر کہا:

مَا عَدَا عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ مَا قُلْتَ هٰذَا الْعُوْدَ

”تم نے جو کچھ کہا ہے، عیسی ابن مریم علیہ السلام اُس سے اِس تنکے کے بقدر بھی زیادہ نہیں۔“

نجاشی کی یہ بات سن کر اس کے بڑے بڑے پادریوں نے شدید غصے اور نفرت کا اظہار کیا اور 'اونہہ' کی آواز نکالی۔ اس لیے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ (نعوذ باللہ) وہ اللہ کے بیٹے ہیں۔ نجاشی نے کہا: اللہ کی تم چاہے تھے ''اونہہ'' ہی کہتے رہو۔ (مگر اصل سچائی وہی ہے جو مسلمانوں کے ترجمان نے بیان کر دی ہے۔)

[حسن] مسند أحمد: 3/363، ح: 1740

......اسلام میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا حقیقی تعارف اور نجاشی کا تبصرہ:

نجاشی نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صداقت سے لبریز اور اثر انگیز تقریر سن کر حیران رہ گیا۔ اس نے پوچھا پیغمبر اللہ کی طرف سے جو کچھ لائے ہیں، کیا اس میں سے کچھ تمھارے پاس ہے؟ سیدنا جعفر نے کہا: جی ہاں۔ نجاشی نے کہا: پڑھ کر سناؤ۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔ ان آیات کی تلاوت سن کر نجاشی اس قدر رویا کہ اُس کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ عیسائیوں کے بڑے بڑے عالم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی رو پڑے۔ وہ اس قدر روئے کہ ان کے مصاحف آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ پھر نجاشی نے کہا:

إِنَّ هَذَا وَاللّٰهِ وَالَّذِی جَاءَ بِهِ مُوسَى لَيَخْرُجُ مِنْ مُشْكَاةٍ وَاحِدَةٍ

اللہ کی قسم! بلا شبہ یہ کلام اور جو کچھ موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے، دونوں ایک ہی طاق سے نکلے ہیں۔

قریش کے سفیروں کو نجاشی کا جواب:

اس کے بعد نجاشی نے قریش کے سفیروں سے مخاطب ہو کر کہا: تم دونوں چلے جاؤ۔ اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو کبھی تمھارے حوالے نہیں کروں گا۔ مجھ سے کوئی چال نہیں چلی جا سکتی۔ دونوں سفیر مایوسی کے عالم میں نجاشی کے دربار سے نکل گئے۔

سیرت انسائیکلوپیڈیا، دار السلام، 348/3

عیسائیت میں عقیدہ تثلیث اور اسلام

مسیحیت میں تثلیث کا نظریہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ خدا تین اقانیم کا مجموعہ ہے، جو خدا (باپ)، مسیح (بیٹا اور روح القدس پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں الگ الگ ہیں مگر ایک دوسرے سے جدا بھی نہیں، باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس بھی خدا ہے، مگر یہ تین نہیں بلکہ ایک خدا ہے۔ جب کہ اسلام میں اس عقیدہ کو شرک، اللہ پر بہتان اور بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

تثلیث انگریزی میں: (Trinity) مسیحیت کا ایک لازمی جز ہے۔ لفظ تثلیث بائبل میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ تثلیث کا مطلب ہے ایک میں تین یا تین میں ایک۔ مسیحی خدا کو ایک ہی مانتے ہیں مگر ایک میں تین ہستیوں کو شامل کرتے ہیں۔ اس عقیدے کو ایک لفظ میں سمونے کے لیے مسیحیت کے اولین علما نے لفظ تثلیث استعمال کیا۔

جن تین ہستیوں کو اس ایک میں شامل کیا جاتا ہے وہ اس طرح ہیں۔ خدا باپ (خدا) خدا بیٹا (یسوع مسیح) خدائے روح۔ ان تینوں کو ایک اور ایک کو تین ثابت کرنے کے لیے مسیحی عیسائی اہل علم جو حوالے دیتے ہیں، اس میں بائبل کے بہت سی آیتیں شامل ہیں۔ جیسے بائبل کی کتاب پیدائش: (باب 1 کی آیت: 1 تا 3)

......اناجیل میں عقیدۂ تثلیث نہیں ہے:

موجودہ کسی انجیل میں بھی مسئلہ تثلیث کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے، اسی لیے عیسائی محققین کا نظریہ ہے کہ تثلیث کا سرچشمہ اناجیل میں مخفی اور غیر واضح ہے۔ بعض موٴرخین لکھا ہے مسئلہ تثلیث تقریباً تیسری صدی کے بعد عیسائیوں میں پیدا ہوا، یہ ایک بدعت ہے جو ایک طرف سے غلو کی بنا پر اور دوسری طرف سے عیسائیوں کے دیگر اقوام سے میل جول کی بنا پر حقیقی مسیحیت میں داخل ہو گئی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عقیدہ تثلیث کی تردید میں قرآن مجید کا بیانیہ بالکل واضح ہے۔

﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ﴾ [النساء:171]

''اور مت کہو کہ تین ہیں، باز آ جاؤ، تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبود ہے، وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔''

...... روح من الله کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا مسیح علیہ السلام کو وہ پاکیزہ روح عطا کی تھی، جو بدی سے نا آشنا تھی۔ سراسر حقانیت اور راست بازی تھی، اور از سرتا پا فضیلت اخلاق تھی۔ سورۃ مریم میں یہی مضمون تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

مگر عیسائیوں نے اس میں غلو کیا اور روح القدس سے خدا کا بیٹا بنا ڈالا۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اپنی روح مقدس تھی جو مسیح کے اندر حلول کر گئی تھی۔ اس طرح اللہ اور مسیح کے ساتھ ایک تیسرا خدا روح القدس کو بنا ڈالا گیا۔ اسی وجہ سے وہ گمراہی میں مبتلا ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائی بیک وقت توحید کو بھی مانتے ہیں اور تثلیث کو بھی۔ مگر سیدنا مسیح علیہ السلام کے صریح اقوال جو اناجیل میں ملتے ہیں، ان کی بنا پر کوئی عیسائی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ خدا بس ایک ہی ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرا ہرگز نہیں۔ ان کے لیے یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں ہے کہ توحید اصل دین ہے۔

دیکھئے! عقیدہ توحید کے باوجود عقیدہ تثلیث کو، اور عقیدہ تثلیث کے باوجود عقیدہ توحید کو کس طرح نبا ہیں۔ تقریباً سو برس سے مسیح علماء اسی خود پیدا کردہ مشکل کو حل کرنے میں سر کھپا رہے ہیں۔ بیسیوں فرقے اسی کی مختلف تعبیرات پر بنے ہیں۔ اسی پر ایک گروہ نے دوسرے کی تکفیر کی ہے۔ اسی کے جھگڑوں میں کلیسا پر کلیسا الگ ہوتے چلے گئے۔

اسی پر ان کے سارے علم کلام کا زور صرف ہوا ہے۔ حالانکہ یہ مشکل نہ خدا نے پیدا کی تھی، نہ اس کے بھیجے ہوئے مسیح نے، اور نہ اس مشکل کا کوئی حل ممکن ہے کہ خدا تین بھی مانے جائیں اور پھر وحدانیت بھی برقرار رہے۔ اس مشکل کو صرف ان کے غلو نے پیدا کیا ہے اور اس کا بس یہی ایک حل ہے کہ وہ غلو سے باز آ جائیں، مسیح اور روح القدس کی الوہیت کا تخیل چھوڑ دیں، صرف اللہ کو الٰہ واحد تسلیم کر لیں، اور مسیح کو صرف اس کا پیغمبر قرار دیں نہ کہ کسی طور پر شریک فی الالوہیت۔

تفهيم القرآن، ديكهئے: سورة النساء: 171

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا﴾ [الكهف:110]

''اور وہ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عقیدہ تثلیث کے رد میں مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث ایسا گورکھ دھندا ہے جس کو وہ خود بھی دوسرے کو سمجھا نہیں سکتے اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ خدا، عیسیٰ اور روح القدس تینوں خدا ہیں اور یہ تینوں خدا مل کر بھی ایک ہی خدا بنتے ہیں یعنی وہ توحید کو تثلیث میں اور تثلیث کو توحید میں یوں گڈ مڈ کرتے ہیں کہ انسان سر پیٹ کے رہ جائے اور پھر بھی اسے کچھ اطمینان حاصل نہ ہو۔

مثلاً: وہ اس کی مثال یہ دیتے ہیں کہ ایک پیسہ میں تین پائیاں ہوتی ہیں اور یہ تینوں مل کر ایک پیسہ بنتی ہیں۔ اس پر یہ اعتراض ہوا کہ جب سیدہ مریم اور عیسیٰ پیدا ہی نہ ہوئے تھے تو کیا خدا نامکمل تھا اور اگر نامکمل تھا تو یہ کائنات وجود میں کیسے آ گئی۔ اور اس پر فرماں روائی کس کی تھی ؟ غرض اس عقیدہ کی اس قدر تاویلیں پیش کی گئیں جن کی بنا پر عیسائی بیسیوں فرقوں میں بٹ گئے۔ پھر بھی ان کا یہ عقیدہ لاینحل ہی رہا اور لاینحل ہی رہے گا۔

تفسیر تیسیر القرآن ، دیکھئے: سورۃ النساء آیت (171)

کرسمس ڈے کی حقیقت

کرسمس (Christmas) دو الفاظ کرائسٹ (Christ) اور ماس (mass) کا مرکب ہے۔ کرائسٹ مسیح کو کہتے ہیں اور ماس اجتماع اکٹھا ہونا ہے۔ یعنی مسیح کے لیے اکٹھا ہونا، مسیح اجتماع یا یوم میلاد مسیح۔ یہ لفظ چوتھی صدی کے قریب پایا گیا اس سے پہلے یہ لفظ متعارف نہ تھا۔

25 دسمبر کو عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں عید مناتے ہیں، گھروں کو سجایا جاتا ہے نئے کپڑے پہنے جاتے ہیں اور سب سے پہلے یہ دن 25 دسمبر 330ء کو منایا گیا۔

کرسمس ڈے کے باطل ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ اس سے متعلق دو رسمیں بالکل بعد کی پیداوار ہیں: کرسمس ٹری جو ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں جرمن کی جانب سے کرسمس کا حصہ بنا اور کرسمس کارڈ جس کا آغاز 1843ء میں برطانیہ سے ہوا دونوں بعد کی ایجاد ہیں۔ یہی وہ نقطہ ہے جس سے سمجھ جانا چاہیے کہ کرسمس ڈے کیا حقیقت رکھتا ہے۔

......ہم کس کے ساتھ ہیں؟

اگر کرسمس ڈے مسلمان منائیں تو وہ بھی عیسائیوں کے عقیدے کو مضبوط کر رہے ہیں جو ان کا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ 25 دسمبر کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا عیسیٰ پیدا ہوا تھا۔ (معاذ اللہ)۔ ان کے اس عقیدے کو اللہ تعالیٰ کا فرمان واضح کرتا ہے:

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا﴾ [مریم:88]

''اور انھوں نے کہا رحمان نے کوئی اولاد بنا لی ہے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......ہم کرسمس ڈے کیوں نہیں مناتے؟

چونکہ یہ ایک غیر اسلامی تہوار ہے، خالصتاً بعد کے عیسائیوں کا پیدا کردہ تہوار ہے، جسے مسلمانوں کے لیے منانے کی قطعاً اجازت نہیں، کیوں کہ مسلمانوں کے خوشی کے تہوار دو ہیں جو خود رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں۔

مسلمانوں کے لیے اس دن کو منانے کے ناجائز ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں:

1......کفار سے مشابہت:

کرسمس ڈے منانا اور اس دن مبارک باد دینا کفار سے مشابہت ہے، جس کی وعید رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

''جس نے کسی غیر مسلم قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انھی میں سے ہے۔''

[صحیح] سنن ابو داود: 4031

کفار سے دوستی:

غیر اسلامی تہوار کو منانا گویا کفار سے دوستی بڑھانا ہے، جس کی قرآن وسنت میں سخت ممانعت ہے۔ جس کا تذکرہ بہت سے مقامات پر موجود ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النسآء:144]

''اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دلی دوست (راز دان) نہ بناؤ۔''

گناہ میں تعاون:

کرسمس ڈے میں شمولیت اختیار کرنا یا اس کی مبارک باد دینا گناہ میں تعاون کرنا ہے، جس سے کفار اور غیر مسلم اقوام سے مشابہت بھی لازم آتی ہے۔ جسے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة:02]

''اور گناہ اور ظلم زیادتی میں مدد نہ کرو۔''

کرسمس ڈے اور سلف صالحین کے اقوال

سلف کی ایک جماعت نے قرآن مجید کی اس آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ [الفرقان:72] کے یہ معنی بیان کیے ہیں: ''اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو کافروں کی عیدوں میں شریک نہیں ہوتے۔''

تفسیر ابن کثیر: 118/6

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کفار کی عیدوں پر ان کی عبادت گاہوں کا رخ مت کیا کرو؛ بے شک ان پر اللہ کا غصہ اترتا ہے۔

مصنف عبد الرزاق: (1609)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے:

غیر مسلموں کی سرزمین میں رہنے والا مسلمان ان کی عید کو انہی کی طرح منائے اور اسی رویّے پر اس کی موت ہو تو قیامت کے دن بھی وہ انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

السنن الكبرى للبيهقي: (18863)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول ہے:

اگر کسی شخص کی بیوی عیسائی ہو، تب بھی وہ اس کو عیسائیوں کی عید میں شرکت کی اجازت نہ دے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں پر تعاون کرنے سے سخت منع کیا ہے۔

المغني لابن قدامة :364/9

امام ابن القیم رحمہ اللہ کا بیان ہے:

کفار کی عید پر انھیں مبارکباد پیش کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی کو صلیب کے آگے سجدہ کرنے پر مبارکباد پیش کرنا۔

أحكام أهل الذمة:211/3

......دلی دعا ہے:

مالک کائنات سے ہم دعا گو ہیں کہ تمام مسلمانوں کو خالص اسلامی تعلیم اور اپنی تہذیب پر عمل پیرا ہونے اور اسی پر فخر کرنے کی ہمت و فکر نصیب فرمائے۔ کفار اور غیر مسلم اقوام کی مشابہت، تہذیب اور برے طور طریقے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)
03034125519
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمن زاھد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com